نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نماز مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرنا رسولِ کریم ﷺ کی قولی، فعلی اور تقریری سنت ہے۔ صحیح احادیث ملاحظہ ہوں:

قولي احاديث :

① سیدنا ابو سعید عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ»، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ : «لِمَنْ شَآءَ»، كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً .

''نمازِ مغرب سے پہلے (دو رکعت) پڑھیں، (ایسا دو بار فرمایا۔) تیسری بار فرمایا: جو چاہے، اس خدشہ سے کہ لوگ اسے سنت نہ بنا لیں۔''

(صحيح البخاري : 1183، سنن أبي داوٗد : 1281)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ (م: 852ھ) علامہ محبّ طبری سے نقل کرتے ہیں:

لَمْ يُرِدْ نَفْيَ اسْتِحْبَابِهَا، لِأَنَّهٗ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَّأْمُرَ بِمَا لَا يُسْتَحَبُّ، بَلْ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَقْوَى الْأَدِلَّةِ عَلَى اسْتِحْبَابِهَا .

''آپ ﷺ کی مراد مغرب سے پہلے دو رکعت کے استحباب کی نفی نہیں، کیوں کہ یہ ناممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک چیز کے بارے میں حکم دیں اور

وہ مستحب بھی نہ ہو، بلکہ یہ حدیث تو مغرب سے پہلے دو رکعت کے استحباب پر قوی ترین دلائل میں سے ہے۔''

(فتح الباري :3/60)

④ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ .

''نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں۔''

(سنن أبي داوٗد :1281 ، وسندهٗ حسنٌ)

⑤ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا:

بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثَلَاثًا، لِمَنْ شَاءَ .

''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، پھر فرمایا: اس کے لئے جو پڑھنا چاہے۔''

(صحيح البخاري : 624؛ صحيح مسلم : 838؛ سنن أبي داوٗد : 1283؛ سنن الترمذي : 158؛ سنن ابن ماجة : 1162؛ سنن النسائي : 682؛ مسند الإمام أحمد : 4/86)

پہلی اذان سے مراد اذان اور دوسری سے مراد اقامت ہے۔

مغرب سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کے جواز پر یہ تیسری قولی حدیث ہے، کیوں کہ اس میں بلا استثنا نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ محدثین نے اس حدیث سے یہی مسئلہ ثابت کیا ہے۔

⑥ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ صَلَاةٍ مَّكْتُوبَةٍ، إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ .

''کوئی فرض نماز ایسی نہیں ہے، جس سے پہلے دو رکعت نہ ہوں۔''

(سنن الدّارقطني :1/267، ح :1034، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (2455) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث سے بلا استثنا ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔

فعلي حديث :

❀ سیدنا عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے پہلے دو رکعت ادا فرمائیں۔''

(صحيح ابن حبّان : 1588؛ قيام اللّيل للمروزي : 64، وسندہٗ صحيحٌ)

علامہ مقریزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ .

''یہ سند امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح ہے۔'' (اختصار قيام الليل : 64)

تقريري احاديث :

① مرثد بن عبداللہ یزنی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ : أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيمٍ؟ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ عُقْبَةُ : إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ : فَمَا

يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ : الشُّغْلُ .

''میں نے سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کو ابوتمیم رحمہ اللہ تابعی کی حیران کن بات نہ بتاؤں؟ وہ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے ہیں، تو سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم بھی پڑھتے تھے۔ عرض کیا: اب کیوں نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مصروفیت۔''

(صحيح البخاري : 1184)

۞ علامہ سندھی رحمہ اللہ (م:1138ھ) لکھتے ہیں:

اَلظَّاهِرُ أَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ جَائِزَتَانِ، بَلْ مَنْدُوْبَتَانِ، وَلَمْ أَرَ لِلْمَانِعِيْنَ جَوَابًا شَافِيًا .

''ظاہر ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرنا جائز، بلکہ مستحب ہے۔ مانعین کے پاس اس کا شافی جواب نہیں ہے۔''

(حاشية السّندهي على النسائي :283/1، 28/2)

۞ علامہ محمد طاہر بن علی ہندی پٹنی (م:986ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَصَحُّ أَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَهٗ، وَعَلَيْهِ السَّلَفُ .

''راجح یہ ہے کہ مغرب سے پہلے دو رکعت مستحب ہیں اور ان پر سلف صالحین کا عمل رہا ہے۔'' (تكملة مجمع بحار الأنوار : 106/2)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (م:852ھ) لکھتے ہیں:

فِيْهِ رَدٌّ عَلٰى قَوْلِ الْقَاضِي أَبِي بَكْرِ بْنِ الْعَرَبِيِّ : لَمْ يَفْعَلْهُمَا أَحَدٌ بَعْدَ الصَّحَابَةِ، لِأَنَّ أَبَا تَمِيْمٍ تَابِعِيٌّ، وَقَدْ فَعَلَهُمَا .

''اس میں قاضی ابن العربی رحمہ اللہ کا رد ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ دو رکعت

صحابہ کے بعد کسی نے نہیں پڑھیں۔جبکہ ابوتمیم رحمہ اللہ تابعی ہیں اور انہوں نے یہ دو رکعت ادا کی ہیں۔‘‘(فتح الباري : 60/2)

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُصَلِّي عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ لَهُ : أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ : كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا، فَلَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا .

’’ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غروب آفتاب کے بعد اور نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔(راوی مختار بن فلفل کہتے ہیں:) میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دو رکعت پڑھتے تھے؟ فرمایا:ہمیں یہ دو رکعت پڑھتے دیکھتے تھے،لیکن ہمیں (وجوبی) حکم نہیں دیتے تھے اور منع بھی نہیں کرتے تھے۔‘‘

(صحيح مسلم : 836)

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

’’میں نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھیں۔‘‘

(سنن أبي داوٗد : 1282 ، وسندهٗ صحيحٌ)

④ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ، قَامَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ، حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ، يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ .

''مؤذن اذان کہتا، تو صحابہ ستونوں کی طرف لپکتے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم دو رکعت پڑھ رہے ہوتے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے، ان دنوں اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ وقت نہیں ہوتا تھا۔''

(صحيح البخاري : 625، صحيح مسلم : 837)

❁ **صحیح مسلم میں ہے:**

حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ، مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا .

''اس وقت کوئی مسافر مسجد میں داخل ہوتا، تو نفل پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر خیال کرتا کہ مغرب کی نماز پڑھی جا چکی ہے۔''

آثار صحابہ و تابعین :

① **زر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں:**

إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، كَانَا يُصَلِّيَانِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ .

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ دونوں مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے تھے۔''

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : 121/14، وسندهٗ حسنٌ)

② عبداللہ بن ابو ہذیل رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دَعَوْتُ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَنْزِلِي، فَلَمَّا أَذَّنَ مُؤَذِّنُ الْمَغْرِبَ، فَصَلّٰى، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ : كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيهِمَا .

''میں نے ایک صحابی کو اپنے ہاں دعوت دی، مؤذن نے مغرب کی اذان کہی، تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں، میں نے آپ سے ان دو رکعت کے متعلق سوال کیا، تو فرمایا: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ دو رکعت پڑھتے تھے۔''

(مسند المسدّد نقلًا عن المطالب العالية لابن حجر :621، وسندهٗ صحيحٌ)

③ حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا، تو فرمایا:

حَسَنَتَانِ جَمِيلَتَانِ، لِمَنْ أَرَادَ اللّٰهَ بِهِمَا .

''رضائے الٰہی کا ارادہ ہو، تو یہ دو رکعت بہترین ہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 356/2، وسندهٗ صحيحٌ)

④ حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ .

''میں نے ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کو مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرتے دیکھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 355/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤، ⑥ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ : إِنْ صَلَّاهُمَا، فَحَسَنٌ، وَهٰذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ .

''امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ دو

رکعت ادا کرلیں، تو اچھا ہے۔ یہ ان کے نزدیک مستحب ہیں۔''

(جامع الترمذي، تحت الحديث : 185)

قارئین! ان احادیث وآثار سے نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔ ان پر عمل چاہیے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾

(الحشر : 9)

''رسول اللہ ﷺ جو حکم دیں، مضبوطی سے اس پر عمل پیرا ہو جائیں، جس سے منع کریں، تو لازم ہے کہ اس سے رک جائیں۔''

مانعین کے دلائل اور ان کا جائزہ :

① طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا، وَرَخَّصَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مغرب سے پہلے دو رکعت کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں کسی کو یہ دو رکعت پڑھتے نہیں دیکھا، نیز سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی اجازت دی۔''

(سنن أبي داوٗد : 1284، مسند عبد بن حميد : 105، ح : 804، مختصرًا، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 476/2، وسندهٗ حسنٌ)

تبصرہ :

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب سے پہلے کسی کو نفل پڑھتے نہیں دیکھا، جب کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے دیکھا ہے۔ دیکھنے والے کی بات مانی جائے گی، کیوں کہ یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ مثبت اور منفی میں تعارض ہو، تو مثبت کو ترجیح ہوتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

الْقَوْلُ فِي مِثْلِ هٰذَا قَوْلُ مَنْ شَاهَدَ دُونَ مَنْ لَّمْ يُشَاهِدْ .

''عینی شاہد کی بات حجت ہے، نہ دیکھنے والے کی حجت نہیں۔''

تنبیه :

اس روایت کا آخری حصہ کچھ یوں ہے۔

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی اجازت دی۔''

تو جو ہمارے احباب اس روایت کے پہلے حصے سے دلیل لیتے ہیں، ان کو آخری حصے پر بھی عمل کرنا چاہیے۔

② قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے پوچھا کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے؟ کہا: وہ تو منع کرتے تھے۔ میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے سوا کسی صحابی کو یہ دو رکعت پڑھتے نہیں دیکھا۔''

(مشكل الآثار للطّحاوي : 122/14)

تبصره :

سند ''ضعیف'' ہے، ہارون بن کامل کی توثیق نہیں مل سکی۔ ابن یونس مصری نے اسے اپنی تاریخ میں بغیر توثیق کے ذکر کیا ہے۔

③ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

لَمْ يُصَلِّ أَبُو بَكْرٍ، وَّلَا عُمَرُ، وَلَا عُثْمَانُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

''سیدنا ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے مغرب سے پہلے دو رکعت نہیں پڑھیں۔'' (مصنّف عبد الرزّاق: 435/2، 3985)

تبصرہ:

ضعیف ہے:

① عبدالرزاق صنعانی ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات اور سیدنا عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے، لہٰذا سخت ''منقطع'' ہے۔ منقطع حجت نہیں ہوتی۔

فائدہ:

المطالب العالیہ لابن حجر (623) میں ہے:

قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: مَا صَلّٰى أَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ، وَلَا عُثْمَانُ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

''سیدنا ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت نہیں پڑھیں۔''

تبصرہ:

منصور کے والد معتمر کے حالات نہیں مل سکے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

④ حماد بن ابو سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَنَهَانِي عَنْهَا، وَقَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ لَمْ يُصَلُّوْهَا .

''میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے نماز مغرب سے پہلے نوافل کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے منع فرما دیا اور کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے یہ نماز نہیں پڑھی۔''

(كتاب الآثار للإمام أبي حنيفة برواية محمد : 32)

تبصرہ :

موضوع ہے:

① محمد بن حسن شیبانی بالاتفاق ''ضعیف'' اور ''کذاب'' ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ جَهْمِيٌّ، كَذَّابٌ .

''محمد بن حسن شیبانی جہمی اور کذاب ہے۔''

(الضعفاء الكبير للعقيلي :52/4، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ . ''یہ کسی کام کا نہیں ہے۔''

(تاريخ ابن معين برواية الدّوري :177)

مزید فرماتے ہیں:

اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى طَرْحِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ، لَيْسَ يُذَاكَرُ بِحَدِيثِهِمْ وَلَا يُعْتَمَدُ بِهِمْ، مِنْهُمْ مُّحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .

''محدثین متفق ہیں کہ ایسے لوگوں کو چھوڑ دیا جائے، ان کی احادیث کا مذاکرہ کیا جائے، نہ ان پر اعتماد۔ ایک ان میں محمد بن حسن شیبانی بھی ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي : 175/6، وسندهٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا .

''میں اس سے کوئی روایت نہیں لیتا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 27/7، وسندهٗ صحيحٌ)

② حماد بن ابی سلیمان آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے، حافظ ابن سعد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِخْتَلَطَ فِي آخِرِ عُمُرِهٖ .

''یہ آخری عمر میں مختلط ہو گئے تھے۔''

(تهذيب التّهذيب لابن حجر : 15/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (م : 807ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ يُقْبَلْ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادٍ، إِلَّا مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْقُدَمَاءُ شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَالدَّسْتَوَائِيُّ، وَمَنْ عَدَا هٰؤُلَاءِ، رَوَوْا عَنْهُ بَعْدَ الْاِخْتِلَاطِ .

''حماد بن ابی سلیمان کی صرف وہ حدیث قبول ہے، جو اُن سے اُن کے قدیم شاگرد، شعبہ، سفیان ثوری اور دستوائی رحمہم اللہ بیان کریں۔ ان کے علاوہ سبھی لوگوں نے ان سے اختلاط کے بعد روایت لی ہے۔''

(مجمع الزّوائد : 1/119-120)

امام ابوحنیفہ بھی حماد کے ان شاگردوں میں سے ہیں، جنہوں نے اختلاط کے بعد ان سے سماع کیا ہے، لہٰذا روایت ''ضعیف'' ہے۔

اس میں نعمان بن ثابت رحمہ اللہ بھی ''ضعیف ومتروک'' ہیں۔

علامہ زیلعی رحمہ اللہ (762ھ) نے اس روایت کو ''معضل'' (سخت منقطع) قرار دیا ہے۔

(نصب الرّاية : 141/2)

⑤ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

طُفْنَا فِي نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَاهُنَّ : هَلْ رَأَيْتُنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ حِينَ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ؟ فَقُلْنَ : لَا، غَيْرَ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ : صَلَّاهَا عِنْدِي حِينَ أَذَّنَ بِلَالٌ لِّلْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ هَلْ حَدَثَ شَيْءٌ؟ قَالَ : «لَا، وَلٰكِنْ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، فَنَسِيتُهُمَا، فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ.

''ہم ازواج مطہرات کے پاس گئے، ان سے پوچھا: کیا آپ نے اذان مغرب کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دو رکعت پڑھتے دیکھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان کہی، تو آپ ﷺ نے دو رکعت ادا کیں، یہ میرے ہاں کی بات ہے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے نبی! یہ کیسی نماز ہے، کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں، میں عصر سے پہلے دو رکعت ادا کرنا بھول گیا تھا، وہ ابھی ادا کی ہیں۔''

(مسند الشّاميين للطبراني : 212/2، ح : 2110)

تبصرہ :

روایت ''ضعیف'' ہے :

① عیسیٰ بن سنان جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المغني عن حمل الأسفار : 208/2)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔'' (مجمع الزوائد : 36/1)

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُونَ .

''اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے۔'' (فتح الباري : 64/4)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسے لَيِّنُ الْحَدِيثِ قرار دیتے ہیں۔

(تقريب التّهذيب : 5295)

② یحییٰ بن ابی حجاج کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لَيِّنُ الْحَدِيثِ لکھا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 7527)

⑥ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے منسوب ہے :

كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَا يَرْكَعُونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تَرْكَعُ بِهِمَا .

''مہاجرین مغرب سے پہلے دو رکعت نہیں پڑھتے تھے، انصار پڑھتے تھے۔''

(مصنّف عبد الرزاق : 3984)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① عبدالرزاق رحمہ اللہ اور زہری رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② بشرط صحت انصار کا دو رکعت ادا کرنا، استحباب کی واضح دلیل ہے۔ مہاجرین کے نہ پڑھنے سے وجوب کی نفی ہوتی ہے اور وجوب کے تو ہم بھی قائل نہیں۔

⑦ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ عِنْدَ كُلِّ أَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، مَا خَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ .

''مغرب کے سوا ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے۔''

(سنن الدارقطني :265/1، ح : 1028، مسند البزار :334/1)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① حیان بن عبیداللہ ''حسن الحدیث'' مختلط ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذَكَرَ الصَّلْتُ مِنْهُ الْاِخْتَلَاطَ .

''صلت نے بتایا کہ وہ مختلط ہیں۔''

(لسان الميزان لابن حجر :370/2، التّاريخ الكبير :58/3)

یہ حدیث بھی ان کے اختلاط کا نتیجہ ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کی سند و متن کو خطا پر مبنی قرار دیا ہے۔ (معرفة السنن والآثار :9/4)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ نے مَا خَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ کی زیادت کو ''ضعیف'' قرار

دیا ہے۔(البدر المنير : 294/4)

⑦ عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ خود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعت کا حکم فرمایا۔(صحيح البخاري : 1183)

وہ خود بھی یہ دو رکعت ادا کرتے تھے۔

(صحيح ابن خزيمة : 1287، صحيح ابن حبّان : 1559، وسندهٗ صحيحٌ)

⑧ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلُّوا الْمَغْرِبَ لِفِطْرِ الصَّائِمِ، وَبَادِرُوا طُلُوعَ النُّجُومِ.

''افطاری کے وقت مغرب کی نماز پڑھیں اور ستارے طلوع ہونے سے پہلے پہلے ادا کر لیں۔''(مسند الإمام أحمد : 421/4)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① رجل مبہم ہے۔

⑨ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

صَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ مَعَ سُقُوطِ الشَّمْسِ، بَادِرُوا بِهَا طُلُوعَ النَّجْمِ.

''نماز مغرب سورج کے غروب ہوتے ہی پڑھ لیں، یہ نہ ہو کہ ستارے طلوع ہو جائیں۔''

(المعجم الكبير للطّبراني : 176/4)

تبصرہ :

ان روایات میں مغرب جلدی پڑھنے کا حکم ہے، دو رکعت کی نفی یا عدم جواز ثابت

نہیں ہوتا۔

مغرب کی اذان سورج غروب ہونے کے بعد کہی جاتی ہے، اگر اذان اچھے طریقے سے کہیں، تو چار پانچ منٹ لگ جاتے ہیں۔اب اگر کوئی اس روایت کو لے کر مغرب کی اذان نہ کہنے کا استدلال کر لے، تو کیا وہ حق بجانب ہوگا؟

ظاہر ہے کہ جس ہستی نے مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم دیا ہے، اسی نے مغرب سے پہلے دو رکعت کا حکم بھی دیا ہے اور خود بھی پڑھ کر دکھائی ہیں، نیز اپنے صحابہ کو پڑھتے دیکھ کر رضامندی ظاہر کی ہے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مغرب کی نماز شروع کرنے میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے ظاہر ہو جائیں، اگر جلدی سے دو رکعت پڑھ لی جائیں، تو ستارے ظاہر ہونے سے پہلے پہلے آسانی سے نماز سے فارغ ہوا جا سکتا ہے۔

جہاں نبی کریم ﷺ سے نماز مغرب میں قصارِ مفصّل (چھوٹی چھوٹی آخری سورتوں) کی قرأت ثابت ہے۔

(سنن النسائي : 983، 984، وسندهٔ حسنٌ)

وہیں آپ ﷺ سے سورت طور کی قراءت بھی ثابت ہے۔

(صحيح البخاري : 765، صحيح مسلم : 463)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ، فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ .

''رسول اللہ ﷺ نے مغرب کی دو رکعت میں سورت اعراف پڑھی۔''

(سنن النسائي :991، وسندهٔ صحيحٌ)

سورت طور اور سورت اعراف کی تلاوت کرنے کے باوجود بھی آپ ﷺ کی نماز مغرب یقیناً تاخیر سے ادا نہیں ہوئی، آپ ﷺ نماز عین وقت پر پڑھتے تھے۔ تو دو رکعت ان بڑی سورتوں سے کہیں کم وقت میں ادا کی جاسکتی ہیں۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (م:676ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمُخْتَارُ اسْتِحْبَابُهَا لِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الصَّرِيحَةِ .

''ان صحیح وصریح احادیث کی روشنی میں مختار بات یہ ہے کہ مغرب سے پہلے (دو رکعت) نماز ادا کرنا مستحب ہے۔''(شرح صحیح مسلم :278/1)

نیز لکھتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُهُمْ : يُؤَدِّي إِلٰى تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ، فَهٰذَا خَيَالٌ مُّنَابِذٌ لِّلسُّنَّةِ، فَلَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ، وَمَعَ هٰذَا فَهُوَ زَمَنٌ يَّسِيرٌ، لَا تَتَأَخَّرُ بِهِ الصَّلَاةُ عَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَأَمَّا مَنْ زَعَمَ النَّسْخَ، فَهُوَ مُجَازِفٌ، لِأَنَّ النَّسْخَ لَا يُصَارُ إِلَيْهِ، إِلَّا إِذَا عَجَزْنَا عَنِ التَّأْوِيلِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الْأَحَادِيثِ وَعَلِمْنَا التَّارِيخَ، وَلَيْسَ هُنَا شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ .

''منکرین سنت کا یہ خیال سنت دشمنی پر مبنی ہے کہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے مغرب لیٹ ہو جاتی ہے۔ یہ بات قابل التفات نہیں، ان کی ادائیگی میں تھوڑا سا وقت صرف ہوتا ہے، جس سے نماز اول وقت سے موخر نہیں ہوتی۔ منسوخیت کا دعوی تو بے تکا اور بے اصول ہے۔ منسوخیت کا دعویٰ تب ہو گا، جب ہم حدیثوں کی وضاحت اور ان کے درمیان جمع وتطبیق سے عاجز آ جائیں اور ہمیں تاریخ کا علم ہو جائے، جب

کہ یہاں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔''

(شرح صحیح مسلم :278/1)

جناب عبدالحی لکھنوی (م :1304ھ)، حافظ قسطلانی سے نقل کرتے ہیں :

مَجْمُوعُ الْأَحَادِيثِ تَدُلُّ عَلَى اسْتِحْبَابِ تَخْفِيفِهَا كَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .

''جمیع احادیث اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ مغرب سے پہلے کی دو رکعت میں تخفیف کی جائے گی، جیسے فجر کی سنتوں میں کی جاتی ہے۔''

(السّعاية : 29/2)

مولانا محمود الحسن دیوبندی کہتے ہیں :

''ہاں! اگر بلا تاخیر مغرب نوافل پڑھ سکے یا کسی وجہ سے جماعت میں دیر ہو، تو جائز ہے۔''(تقارير شيخ الهند : 52، 244)

الحاصل :

مغرب سے پہلے دو نفل ادا کرنا مستحب ہے، ان کو مکروہ کہنا درست نہیں۔